رجسٹرڈ نمبر ل ۲۰۳۷

منشی منظور علی صاحب علوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حب وطن از ملک سلیماں خوشتر　　خار وطن از سنبل و ریحاں خوشتر
یوسف کہ بمصر پادشاہی میکرد　　می گفت گدا بودن کنعاں خوشتر

پنج روزہ

کاکوری اخبار

جلد ۲ | کاکوری یوم چہارشنبہ ۱۶ مارچ ۱۹۳۸ء مطابق ۱۳ محرم الحرام ۱۳۵۷ھ | نمبر ۲۲

ادبیات

(از مصطفےٰ حسن علوی صاحب قمر آبادی ایم۔ اے فاضل ادبیہ پروفیسر لکھنؤ یونیورسٹی)

لے لی تصویر اپنے بسمل کی　　آہ یہ بھی ادا تھی قاتل کی
وہ جو آئے تو کچھ کہا نہ گیا　　دل ہی میں رہ گئی مرے دل کی
ایک ہوتی ہے غیر کی خاطر　　تھیں کبھی خاطریں مرے دل کی
بھیجدوں انگو میں لفافے میں　　کوئی تصویر کھینچ دے دل کی
تم نے دیکھی ہے ماہی بے آب　　ہو بہو نقل ہے مرے دل کی
میری تصویر دیکھکر اس نے　　چھین ڈالی جگہ مرے دل کی
عاشقی دل لگی وہ کیا سمجھے　　نہ اُسے کچھ بھی قدر ہے دل کی
بے خودی نے کہاں یہ لا پھینکا　　اب تو کوسوں خبر ہے منزل کی
خوں بہا دوں بہا وہ کیا سمجھے　　عمر ہی کیا ابھی ہے قاتل کی

بیچ بتا دے مجھے تو اے قمر یاد
کچھ خبر ہے تجھے مرے دل کی

(بسلسلہ متفرقات)

(۵) بابو جگناتھ پرشاد صاحب وکیل رحمٰ کالستھان کے یہاں سرقہ ایک حادثہ ہونے کی اطلاع ملی ہے تفصیل کا انتظار ہے۔

افلاس

اے خدا یہ روٹی اتنی مہنگی ہے اور گوشت اور خون اتنا سستا ہو (ہڈ)

افلاس انسان کے ہاتھوں سے زمام حیات چھین لیتا ہے۔ (سعدی)

مفلس ہونا ایک امر اضافی ہے اسلئے غیر شریفانہ نہیں۔ (ڈبلو رلیٹن)

معاشرہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ افلاس کا معیار بڑھتا ہے۔ (پارکر)

تنگی کو کاٹنے کا بھی ایک شریفانہ ڈھنگ ہے جسے یہ معلوم نہیں کہ وہ فراخی کا کبھی منہ دیکھ سکے گا۔ (سنیکا)

غریبی کا سب سے بڑا ستم یہ ہے کہ وہ انسان کو مضحکہ خیز بنا دیتی ہے۔ (جو نیل)

غریب وہ نہیں جس کے پاس کم ہے۔ غریب وہ ہے جسے زیادہ کی ہوس ہے۔ (سنیکا)

پھٹے ہوئے کپڑوں میں چھوٹی چھوٹی بدیاں ظاہر ہوتی ہیں۔ مگر چغے اندر قفل ان سب کو چھپا لیتے ہیں۔ (شکسپیر)

دولت کی کمی آسانی سے پوری کی جا سکتی ہے مگر روح کا افلاس ناقابل تلافی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کاکوری اخبار

پانزدہ روزہ

جلد	کاکوری یوم چہارشنبہ ۱۶ مارچ سنہ ۳۲ء	نمبر ۲۲

ہمارا لائحہ عمل

(از مولوی محمد عاصم صاحب قیس کاکوروی)

عرصہ ہوا کہ میں نے ایک مضمون لائحہ عمل کے عنوان سے لکھا تھا اُسمیں یہ تجویز پیش کی تھی کہ تعلیم یافتہ ہونہاروں میں سے جو ملازمت کرنا چاہیں اُنکے لیے فکر و تدبیر کرنے کی غرض سے عامرین کاکوری کی ایک انجمن قائم کر لیجائے اور یہ بھی میں نے وعدہ کیا تھا کہ اس انجمن کی ممبری کیلئے میں ارباب قصبہ کے نام آئندہ پیش کرونگا۔ میرے اس مضمون کے ابتدائی حصہ کی ایک خفیف تنقید بھی کی گئی اور خفیف سا اختلاف بھی کیا گیا جسکے جواب میں بعض نوعمروں نے میری تائید میں جوش کا بھی اظہار کیا۔ مگر میں چکنے گھڑے کی طرح نہ اس سے متاثر ہوا نہ اُس سے بلکہ دونوں چیزوں کو اپنے مضمون کے مقبول ہونے کی دلیل تصور کرتا ہوں۔ بعض احباب نے مجھ سے تحریک کی کہ اس خفیف اختلاف کا جواب لکھوں مگر مجھے فروعات میں مزید شاخیں پیدا کرنا پسند نہیں۔ لہذا میں نے ٹال دیا۔ البتہ میں نے اُس مضمون میں جو وعدہ کیا تھا اُسکے ایفا کیلئے وقت کا منتظر رہا کیونکہ جبتک مجھے یہ اندازہ نہوے کہ جن حضرات کے نام میں پیش کرونگا وہ میری اس تجویز سے اتفاق کرینگے یا اختلاف۔ نیز جو تشکیل میں پیش کرونگا وہ قابل عمل بھی سمجھی جائیگی اور اسپر عمل بھی کیا جائیگا یا نہیں۔ تب تک میرا اخبار کے کالم سیاہ کرنا فضول ہے چونکہ اُسوقت سے اسوقت تک کے عرصہ میں تبادلہ خیالات کرنے پر میں نے بعض بزرگوں کو اپنا ہمخیال پایا اور بعض ہمعمروں اور خوردوں نے مجھ سے اس لائحہ کی تکمیل کیلئے بلیغ اصرار کیا لہذا آج پھر میں اپنے فرائض صحافتی سے وقت نکالکر اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہوں۔ آجکل مسلمانوں میں عام جوش عمل بھی پیدا ہو چلا ہے ممکن ہے کہ خدا کے کارساز مدد فرمائے اور اسی عام جوش عمل کی رو میں ہمارے قصبہ کی زندگی بھی ٹھکانے سے کسی کنارے جا لگے۔

میرے ذہن میں اس انجمن کا مختصر خاکہ یہ ہے کہ اسکا نام انجمن عامرین کاکوری رکھا جائے اور اُسکے ممبروں کی تعداد محدود نہو بلکہ جتنے اشخاص اسوقت اسکی ممبری کی اہلیت رکھتے ہیں وہ اسکے ممبر بن جائیں اگر وہ از خود بننا چاہیں تو بھی اگر نہ بننا چاہیں تو انکو اصرار کر کے انجمن میں شامل کیا جائے لیکن اسکے ساتھ ہی جو اہلیت نہیں رکھتے انکو اس انجمن میں دخل نہ دینا چاہیے قبل اسکے کہ میں ممبران کے نام تجویز کروں نیز اس سے پہلے کہ اُس کی اہلیت کا معیار بیان کروں میں یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں خود اسکی ممبری کی اہلیت نہیں رکھتا نہ اپنے مساوی تعلیم پائے ہوئے بجائے خود اور اپنے مساوی پوزیشن والوں کو اہل سمجھتا ہوں۔

اس انجمن کو قصبہ کے اُنھیں افراد کے ہاتھوں تشکیل پانا۔ پرورش ہونا پروان چڑھنا اور تکمیل کو پہونچنا چاہیے جو (۱) حکام رس ہیں (۲) حکام شناس ہیں (۳) زمانہ شناس ہیں (۴) سررشتہ ملازمت میں خصوصًا اور حکام سررشتہ ملازمت کے مزاج میں عمومًا درخور رکھتے ہیں اور اپنا کام نکال سکتے ہیں اب تک محکمہ جات ملازمت میں ہماری رسائی کا ذریعہ ہمیشہ یہی رہا ہے کہ جو بزرگ کسی عہدہ جلیلہ پر ممتاز ہوئے انھوں نے اپنے اثر و سفارش سے اپنے اعزہ کو بھی ملازمتیں علی قدر استعداد دلوائیں۔ بعض بزرگ ہستیاں ایسی بھی گذری جنھوں نے صرف اعزہ پر اکتفا نہیں کی بلکہ اہل قصبہ میں سے جسکے لیے بھی وہ جو سامان معاش کر سکے انھوں نے کیا یہانتک کہ بہت سے ہندو بھی اُن ان دریاؤں سے سیرابی حاصل کی انمیں منشی امتیاز علی صاحب مرحوم۔ نواب یار جنگ مرحوم اور مولوی صلاح الدین صاحب مرحوم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ موجودہ زمانہ کا رنگ دوسرا ہے اول تو ایسے عہدہ ہائے جلیلہ ہی پر لوگ شاذ و نادر ہیں دوسرے جو ہیں انکے ذاتی تعلقات اتنے نازک ہیں کہ اُنھیں خود ہی تیر کر پار نکل جانا دشوار ہے دوسروں کی کشتی کیا پار لگائینگے۔ تیسرے اعلیٰ عہدوں کیلئے اب براہ راست بھرتی ذریعہ امتحان مقابلہ ہوتی ہے چھوٹی جگہوں سے ابتدا کرنیوالے اعلیٰ عہدوں پر شاذ و نادر ہی پہونچ سکتے ہیں چوتھے امتحان مقابلہ جن ملازمتوں میں ہوتا ہے انمیں ممبر سی و سفارش کی قانونًا قطعی ممانعت ہو جاتی ہے۔ پانچویں اب انفرادی اور شخصی آواز شہ نقارخانہ میں طوطی کی آواز ہو کر رہ جاتی ہے۔ بیشتر انجمنوں اور جلسوں کی

سنی جاتی ہے۔ لہذا انجمن عائدین کاکوری کے مقاصد یہ ہونا چاہیے کہ ہر سال جتنے نوجوانان قصبہ امتحانات میں کامیاب ہوں اور تعلیم سے دستکش یا فارغ ہو کر ملازمت کیلیے احکام کا دروازہ کھٹکھٹانا چاہیں یہ انجمن انکو علیٰ قدر مراتب انکے مقاصد میں مدد دے۔ اگر وہ گریجویشن ہی سے نکلکر ملازمت کرنا چاہتے ہیں تو انکے لیے ویسی ملازمتوں کی انفرادی اور اجتماعی کوششیں حسب منشا کیجائیں اور اگر گریجویٹ ہیں اور اعلیٰ ملازمتیں چاہتے ہیں تو ایسی ملازمتوں کے امتحان مقابلہ میں انھیں بٹھلانے کی تدابیر انفرادی یا اجتماعی جیسی بھی ممکن ہوں انجمن میں مشورہ کرنیکے بعد عمل میں لائی جائیں۔ انجمن کا ضروری ہونا میں بیان کر چکا اب یہ عرض کرونگا کہ اسکو قائم کرنے کے بعد سب سے پہلے کام یہ کرنا چاہیے کہ اسکو باضابطہ رجسٹری شدہ انجمن کی تشکیل دیجائے۔ ممبری کی اہلیت کا معیار میں عرض کر چکا اب ایسے چند نام بھی عرض کیے دیتا ہوں جنسے اسوقت سرگرم عمل ہونے کی امید ہے اور جو طبعاً سرگرم عمل لوگ ہیں لیکن یہ پھر واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ تعداد صرف ان حضرات میں محدود نہ ہونا چاہیے بلکہ جو کام کرنے والے اہل قابلیت کام کرنے پر تیار ہوں انکو شامل کر لیا جائے اور آئندہ بھی برابر شامل کیا جاتا رہے۔

(۱) منشی امیر احمد صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر (۲) ڈاکٹر حکیم احمد صاحب سول سرجن (۳) منشی وزیر احمد صاحب تحصیلدار (۴) قاضی انتظار علیخان صاحب ریٹائرڈ اسسٹنٹ کمشنر آبکاری (۵) قاضی راشد علیخان صاحب رئیس قصبہ (۶) منشی انعام علیصاحب رئیس (۷) منشی احترام علیصاحب علوی (۸) منشی اسحاق علیصاحب اڈیٹر الناظر (۹) منشی ضیاء الحسن صاحب انسپکٹر مدارس عربیہ (۱۰) قاضی اظہار علیخانصاحب جج (۱۱) منشی اظہر علی صاحب ایم ایل اے (۱۲) منشی ظہیر الدین صاحب ریٹائرڈ جج حیدرآباد (۱۳) قاضی علی حیدر خانصاحب نصیر المہام بھوپال (۱۴) قاضی اشتیاق علیصاحب بیرسٹر (۱۵) نظام الدین حیدر صاحب وکیل (۱۶) انیس احمد صاحب اڈیٹر حقیقت (۱۷) عبدالرؤف صاحب اڈیٹر حق (۱۸) مشیر الدین خانصاحب اڈیٹر کاکوری اخبار (۱۹) سید احتشام علیصاحب وکیل (۲۰) قاضی ناظم حسین صاحب وکیل (۲۱) قاضی ولی حیدر خانصاحب منصف (۲۲) حاجی منشی انعام علیصاحب انجینیر آگرہ۔

اسوقت نام لکھنے میں مدارج تقدم و تاخر کا لحاظ نہیں کیا جا سکا ہے بلکہ جیسے جیسے نام یاد آتے گئے ہیں لکھتا گیا ہوں۔ حتے الامکان میں نے انھیں لوگوں کے نام لکھے ہیں جنسے کام کرنے کی امید ہے (صرف قاضی انتظار علیخانصاحب اپنی علالت اور معذوری کا عذر کر سکتے ہیں جسکے جواب میں خدا سے دعا ہے کہ انھیں جلد مکمل صحت عطا فرمائے) نیز محکمہ ملازمت ہی پر میں نے اکتفا نہیں کی ہے بلکہ ہر مذاق کے حضرات کو تکلیف دے رہا ہوں۔ اس فہرست میں ملازم سرکاری بھی ہیں وکیل و بیرسٹر بھی۔ زمیندار بھی۔ کانگریسی بھی۔ مسلم لیگی بھی۔ اڈیٹران اخبار بھی۔ ملازمت میں برسرکار بھی ملازمت سے پنشن یافتہ تجربہ کار بھی۔ اسکے بعد میں استدعا و عرض کرونگا کہ اس انجمن کے معرض وجود میں آجانے کے بعد ایسے عائدین کو بھی اسمیں شریک کیا جائے جنکا وطن اگرچہ کاکوری میں نہیں لیکن خصوصیات قرابت انکو حاصل ہیں اور وہ ہمدردی و مدد کر سکتے ہیں۔

ان سب حضرات سے استدعا ہے کہ مجتمع ہو کر انجمن کو مرتب کریں سکریٹری صدر نائب صدر۔ اور اگر ضرورت ہو تو خازن اپنوں میں سے منتخب کریں یہ طے کریں کہ بغیر کسی چندہ کے انجمن مرتب ہو سکے گی یا چندہ درکار ہوگا قواعد و ضوابط تجویز کریں اور مرتب کریں۔ مقاصد قلمبند کریں۔ اور انجمن کی رجسٹری کرا لیں۔

مالی سوال کو جہاں تک میرا خیال ہے زیادہ اہمیت دینے کی ضرورت نہ پڑے گی اسلیے کہ جو جلسے سالانہ اور نیز بروقت جلسہ خاص طلب کیے جائینگے انکے لیے اپنی آمد و رفت کے اخراجات کی ہر ممبر صاحب خود کفالت کرینگے۔ اگر کسی حاکم اعلیٰ کے پاس وفد لے جانا ہوگا تو اسکے لیے بھی کاکوری سے لکھنؤ کا سفر خرچ کوئی ایسی بڑی چیز نہیں کہ ممبر صاحبان اپنی جیب سے نہ دے سکیں۔ صرف جزئی اخراجات ابتداءً قواعد و ضوابط و مقاصد کے تیار کرنے اور طبع کرانے اور شائع کرنے میں اور نیز انجمن کو مقبول بنانے کی کوشش میں ہونگے اُسکے لیے جو کچھ مناسب ہو غور کر کے یہی حضرات طے کر لیں۔ ممبری کا اگرچہ میں اسلیے اہل نہیں ہوں کہ جو معیار اہلیت میں نے خود تجویز کیے ہیں اُنمیں پورا نہیں اُترتا لیکن اگر ایسے چندہ کی ضرورت ہو تو اسکے لیے حسب حیثیت حاضر ہوں۔

(باقی صفحہ ۵ پر ملاحظہ ہو)

ہر فن مولا

(از مولوی مصلح الدین احمد صاحب اسیر)

جب پردھان نے مسرز بیزلی اینڈ پیٹرز کے یہاں ایک جگہ کے لئے درخواست دی تو مسٹر پیٹرز اس کی ہوشیاری کے اس درجہ گرویدہ ہو گئے کہ بجائے اسکے اس سے کہتے کہ کوئی جگہ خالی نہیں ہے اس سے دریافت کرنے لگے تم کونسا امتحان کامیاب ہو۔

پردھان نے کہا جناب اگر آپ مجھے پچیس روپے ماہانہ دینے کو آمادہ ہوں تو میں آپ کی ہر خدمت بجالانے کو تیار ہوں اور اس تنخواہ میں اضافہ کی بھی کبھی درخواست نہ کرونگا، میں نے ایس، ایل سی کا امتحان پاس کیا ہے، شارٹ ہینڈ اور ٹائپ بھی جانتا ہوں حساب کتاب اچھی طرح رکھ سکتا ہوں، فرش پر جھاڑو دے سکتا ہوں، معمے حل کرکے اخبارات میں بھیج سکتا ہوں۔ مسٹر پیٹرز چلا اٹھے "بس" اور اسکو دفتر میں محرر کی حیثیت سے رکھ لیا۔

پردھان نے بہت جلد ہر شخص کے دلمیں گھر کر لیا اُسنے اسقدر اپنی قابلیت اور وسیع النظری سے اپنے آپ کو ثابت کر دکھایا کہ مسٹر بیزلی نے چاہا کہ اسکی خدمت کو اپنی ماتحتی میں تبدیل کرلیں مگر مسٹر پیٹرز اس بات پر راضی نہ ہوئے۔

ایک روز کا ذکر ہے کہ مسٹر پیٹرز نے اُس سے کہا کہ دریافت کرو جہاز ایس ایس انڈیانا کب روانہ ہوتا ہے پردھان نے بغیر کسی حوالہ کے ایک سانس میں جواب دیا ایس ایس انڈیانا --- ۲۵۷۰۰ ٹن والا بمبئی سے ۲۷ ماہ رواں کو ساحل مالابار سے ۳۰ کو روانہ ہوتا ہے مسرز تھی اینڈ کو اسکے ایجنٹ ہیں۔

حیرت زدہ مسٹر پیٹرز نے سوال کیا تمکو کہاں سے معلوم ہوا؟

اخبار ہمدم میں کل اسکا اشتہار تھا۔

پردھان مسٹر پیٹرز کیلئے خانگی طور پر بھی بہت کارآمد تھا وہ بذلہ سنج لطیفہ گو بھی تھا جسکی وجہ سے مسٹر پیٹرز کی نگاہ میں اُسکی قدر دوبالا ہو گئی تھی۔

ایک روز ایک صحیفہ محبت میں مصروفیت کے وقت مسٹر پیٹرز نے اپنی پنسل کا سرا منہ میں ڈالتے ہوئے دریافت کیا "بتاؤ کہ ایک خاتون کی آنکھ کا ذکر تم کن الفاظ میں کروگے۔ پردھان کا مستعدی کے ساتھ یہ جواب تھا "سحر آفریں، محبت کا تیر"۔

یہ پردھان ہی کی قابلیت تھی کہ مسٹر پیٹرز اپنی محبت میں روز بروز کامیابی سے ہمکنار ہوتے جاتے تھے۔ کیونکر ممکن تھا کہ ایک لڑکی اُس نوجوان سے محبت نہ کرے جو اُسکو جوش محبت کے ساتھ دلدار، دلآویز، گلاب کی کلی، دل کی مالکہ، حسن کی دیوی کے نام سے یاد کرتا رہے۔ جو اُسکے منہ کے دہانے کو انگشتری سلیمان، پیشانی کو عید کے چاند، رخسار کو گلاب کے پھول، ہونٹوں کو پھول کی پنکھڑی، دانتوں کو موتیوں سے تشبیہ دیتا ہو اور جو اسکو ہر خط میں تحریر کرتا ہو کہ تمہاری جدائی کی آگ میرے وجود کو خاکستر کئے ڈالتی ہے۔ میرا سینہ تمہاری محبت کا آتشکدہ ہے، میں تمہاری محبت میں اسدرجہ سرشار ہوں کہ مجھے اپنے تن من کا بھی ہوش نہیں فقط تمہاری ایک نظر کا طالب ہوں، تمہاری ایک جھلک میں میری جان اٹکی ہے وغیرہ وغیرہ۔

یہ سب عبارت آرائی پردھان ہی کرتا تھا، مسٹر پیٹرز کی محبوبہ ان خطوط سے بہت محظوظ ہوتی لیکن جب مسٹر پیٹرز اس سے ملتے تو وہ انکو بہت سرد مہر پاتی وہ جوش و خروش جو اُنکے خطوط میں ہوتا تھا انکی گفتگو میں مطلقاً ناپید تھا۔ انکو الفاظ ہی نہ ملتے تھے وہ سیدھی سادی گفتگو کرکے چلے آتے تھے۔ اُنکی محبوبہ سوز و گداز محبت سے بھرے ہوئے الفاظ کے سننے کی مشتاق رہتی لیکن چونکہ ایسی باتیں یہ جانتے نہ تھے اسلئے وہ روز بروز مایوس ہوتی جاتی تھی وہ خیال کرتی تھی کہ دنیا میں ایسے بہت سے لوگ ہیں جنکی تحریر میں بلا کی گرمی ہوتی ہے مگر بات چیت سیدھی سادی کرتے ہیں، لیکن پھر کہتی اگر ہماری دونوں کی شادی ہوگئی تو کیا ہم اظہار محبت خط و کتابت کے ذریعہ کیا کرینگے ہم کو تو بات چیت ہی میں اپنا مطلب ادا کرنا ہوگا۔

آخر کار اُسنے ایک دن مسٹر پیٹرز کے ایک حاسد رقیب سے سُن پایا کہ یہ خطوط دراصل پردھان کے زور قلم کا نتیجہ ہوتے ہیں اب وہ مطلقاً مسٹر پیٹرز کی طرف سے مایوس ہو چکی تھی۔

ابھی دو ماہ کا عرصہ بھی گذرنے نہ پایا تھا کہ شہر میں یہ خبر عام تھی کہ مسٹر پیٹرز کی محبوبہ پردھان کے ساتھ فرار ہو گئی۔

بچوں کیلئے مفید نصائح

(از مولانا ودود کاکوروی)

(۱) خدا کی یاد میں بے آرام ہونا۔ آرام ہے۔

(۲) سر جھکائے رہنا یعنے عاجزی کرنا ہی سربلندی ہے۔

(۳) گذری ہوئی زندگی پر افسوس کرنا بیکار ہے۔

(۴) بہتر دوست وہ ہے جو خود غرض نہو۔

(۵) نوکری صرف اس بات پر موقوف ہے کہ اطاعت کی جائے۔

(۶) سخاوت کیلئے دل کا غنی ہونا ضروری ہے۔

(۷) ہر میدان کی بہادری کا ہمت پر انحصار ہے۔

(۸) علم سے انسان کی لیاقت کا پتہ چلتا ہے۔

(۹) نیک بختی اور خدا پرستی اچھے لوگوں کے پاس بیٹھنے سے حاصل ہوتی ہے۔

(۱۰) اللہ سے ڈرنا سب سے بڑی عقلمندی ہے۔

(۱۱) بُرے کام کرنا سب سے بڑی بیوقوفی ہے۔

(۱۲) سچائی سب سے بڑی امانت ہے۔

(۱۳) جھوٹ سب سے بڑی خیانت ہے۔

(۱۴) نیک کاموں میں جلدی کرو۔

(۱۵) جس عبادت میں کوئی علم نہو اسمیں کوئی نیکی نہیں۔

(۱۶) جس علم میں سمجھ نہو اسمیں کوئی خوبی نہیں۔

(۱۷) ہر رات کو اپنے دل میں سوچا کرو کہ ہم نے کون اچھا کام کیا ہے اور کون بُرا اچھے کام پر خدا کا شکر ادا کرو بُرے کام پر خدا کی بارگاہ میں توبہ کرو۔

(۱۸) جو چیز ملے اسپر خدا کا شکر کرو خوش ہو جو چیز نہ ملے اسکا غم نہ کرو۔

(۱۹) کسی کام سے ہمت نہ ہارو یہ خیال نہ کرو کہ فلاں چیز ہماری تقدیر میں نہیں۔

(۲۰) تقدیر ایک اندازہ کا نام ہے اور اس اندازے کی کمی یا زیادتی سب خدا کے اختیار میں ہے۔

(۲۱) جو چیز نہ آتی ہو اسکے سیکھنے میں شرم نہ کرو۔

(۲۲) علم وہ دولت ہے کہ جتنی خرچ کرو وہ اتنی بڑھتی ہے۔

(۲۳) علم وہ دولت ہے کہ اسکو چور چرا نہیں سکتے۔

(۲۴) علم وہ دولت ہے کہ اسکی حفاظت کیلئے کسی انسان کی ضرورت نہیں

(۲۵) مجمع میں کسی کو نصیحت نہ کرو۔

(۲۶) اپنا بدلہ لیا تو سرداری کہاں رہی۔

(۲۷) پرہیزگاری سے بڑھکر کوئی کرامت نہیں۔

(۲۸) علم کمینہ کو شریف بنا دیتا ہے۔

(۲۹) جہالت شریف کو کمینہ بنا دیتی ہے۔

(۳۰) جسکی زبان شیریں اسکے بھائی بہت۔

(۳۱) علم تمہاری حفاظت کرتا ہے۔

(۳۲) بیوقوفی سب سے بڑی فقیری ہے۔

(۳۳) بے ادبی سے انسان کبھی نہ کبھی ذلیل ہوتا ہے۔

(۳۴) علم و عقل بڑی دولت ہے۔

(۳۵) جو بات کہو سوچ سمجھ کر کہو۔

(بقیہ صفحہ ۳ کالم ۲)

کاکوری اخبار میں پرخلوص محنتوں اور عرق ریزیوں کو دیکھتے ہوئے میں مولوی مشیر الدین خانصاحب سے یہ عرض کروں گا کہ اس انجمن کی سکریٹری کا عہدہ آپ قبول کیجئے یا اگر آپ کسی اپنے سے بہتر بزرگ کو سکریٹری بنانا چاہتے ہوں تو آپ بحیثیت انڈر سکریٹری کے کام کیجئے۔ کیونکہ دفتری ترتیب و تدوین کا کام وہی کر سکے گا جو قصبہ میں موجود رہتا ہے اور ساتھ ہی ان کاموں سے مذاق بھی رکھتا ہے۔

اس فہرست میں ان حضرات میں سے کسی کا نام نہیں ہے جو حیدرآباد میں برسرکار ہیں۔ ان کو میں نے قصداً اس وقت شامل نہیں کیا ہے لیکن اگر انجمن کو خدا وجود میں سے آیا تو غور کروں گا کہ انکو تکلیف دینا مناسب ہے یا نہیں۔

ضروری اطلاع — سنہ ۳۶ء کے امتحانات میں جو اہل وطن شریک ہو رہے ہیں انکی فہرست حسب معمول یکم مئی سنہ ۳۶ء کی اشاعت میں درج ہوگی امید ہے کہ ارباب کاکوری زیادہ سے زیادہ ۲۰ اپریل سنہ ۳۶ء تک دفتر میں اطلاع کر دیں گے

خیابانِ سخن سے چند پھول

(از قادری احمد محسن علوی صاحب)

جذبات دل میں تازگی و شگفتگی بخشتے ہیں۔ اُنپر قدرت پانا عین بزرگی و شرافت ہے لیکن مغلوب ہونا انتہائی کمزوری و رذالت ہے ---!

بیشتر لوگ تکمیل جذبات کو مقصد زندگی قرار دیتے ہیں حالانکہ یہی جذبات حیات انسانی کو درخشاں کرنے کے واسطے پیدا کیے گئے تھے ---!!

جذبات اُس طوفان کے مانند ہیں جو چند لمحوں کے واسطے کسی کوہستانی ندی کو پر شور اور ہنگامہ خیز بنا دیتے ہیں لیکن خفیف وقفہ کے بعد انتہائی کمزور و پر سکون بنا دیتے ہیں ---!!

جذبات طوفان اور چشموں کے مشابہ ہیں۔ جو ظرف کو خالی سے سدا رہتا ہے ---!

ایام سلف کی یاد کسقدر خوشگوار و نصیحت آمیز ہے دنیا کی کوئی قوت گذرے ہوئے وقت کو واپس نہیں لا سکتی --- میں ماضی سے واقف ہوں میرا علم مستقبل کی رہنمائی کریگا اور مجھے توقع کامل ہے کہ بزرگوں کے تجربات آئندہ زندگی کو درخشاں کردیں گے ---!

اکثر ناواقف اور تنگ نظر زمانہ ماضی کے مطالعہ کی بدولت دورِ حاضرہ کے ہمدوش ہو سکے وہ ماضی قریب جو حال کا پیشوا و رہنما تسلیم کر لیا جائے خود بھی کسی ماضی بعید کا شرمندۂ احسان ضرور ہوگا ---!!

زمنۂ گذشتہ کی یاد ایک عالمگیر بلا ہے کسی طرح کم نہیں ہے ضعیفوں کو اپنی نوجوانی کی یاد ستاتی ہے تو کمزوروں کو اپنی زائل شدہ قوت پر نہایت افسوس ملنا ستائی رہتا ہے۔ بیمار اپنی توانائی کو یاد کرتے ہیں اور دورِ زندگی اپنی خوشحالی کا بھولا بسرا خواب کبھی فراموش نہیں کر سکتے ---!!!

کسی شے میں کمال رفتہ رفتہ حاصل ہوتا ہے۔ زمانہ خود اسکے حصول میں ہاتھ بٹاتا ہے --- جو کچھ ہم ہیں۔ ہیں۔ دوسروں کی تقلید معراج کمال تک نہیں پہنچا سکتی۔ جدت بھی کمال کیلئے کافی نہیں ہے۔ م

جواہر پارے

(۱) کام میں تیزی نہیں بلکہ خوبی مد نظر رکھو۔ کیونکہ لوگ کام کی مدت نہیں پوچھتے وہ تو عمدگی کو دیکھتے ہیں۔

(۲) جب اقبال آتا ہے تو خواہشیں عقل کے تابع ہو جاتی ہیں اور جب ادبار آتا ہے تو عقل خواہشوں کی مطیع ہو جاتی ہے۔

(۳) آدمی کو جب اپنی بساط سے بڑھ کر دنیا ملجاتی ہے تو لوگوں کے ساتھ اُسکا برتاؤ بُرا ہو جاتا ہے۔

(۴) انسان کا دل جب مضبوط ہوتا ہے تو وہ عقل پر بھروسہ کرتا ہے اور جب کمزور ہوتا ہے تو تقدیر پر۔

(۵) شریف سے دور رہو جبکہ وہ بھوکا ہو اور کمینہ سے جبکہ وہ آسودہ ہو۔

(۶) درگذر دوستی کو اتنا ہی بگاڑتی ہے جتنا اصلاح کو بناتی ہے۔

م خدا کے ودیعت کردہ سیرت کو مستقل مزاجی کے ساتھ صحیح اور پاکیزہ کردار میں بدل دینا عین کمال ہے ---!

کمال فن میں کمال مسرت ہے۔ اشتہا کی شدت غذا میں شیرینی و ذائقہ پیدا کر دیتی ہے۔ گوش نصیحت نیوش متلاطم زندگی میں بھی رقص و سرور کی کیفیت پیدا کر دیتے ہیں۔ روح کی پاکیزگی تمام دنیا کی مسرتوں کا گنجینہ ہے ---!!

کامل کا اپنے کمال پر فخر لغویت کا مترادف ہے۔ مکمل انسان خفتا ہیں۔ ہر گل کے ساتھ خار اور دن کے بعد رات کا ہونا لازم و ملزوم ہے۔ آفتاب بھی داغدار ہے اور نیلگوں آسمان بھی غبار آلود ہو جاتا ہے۔ بے عیب ذات تو اُسی کی ہے جس نے شر و خیر کے خزانے اپنے قبضۂ قدرت میں محفوظ رکھے ہیں ---!!

سلسلہ متفرقات

(۹) روزنامہ حقیقت لکھنؤ میں یہ خبر پڑھکر بڑی خوشی ہوئی کہ انجمن بہار ادب لکھنؤ کے سالانہ مشاعرہ کے سلسلہ میں ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء کو م[illegible]نے خاص طور پر دلدوی اور مسٹر سری ناتھ صاحب نے گولڈ میڈل (سونے کا تمغہ) بھی مرحمت کیا۔

[illegible]

وطن کی خبریں

نوٹ:۔ اکثر احباب و رسائل وطن سے جو باہر ہیں خواہ وطن میں گذارش ہے کہ اپنے یہاں کی قابل اندراج خبریں اور اطلاعات دفتر میں روانہ کر کے مشکور کرتے رہیں۔ اڈیٹر

موسم:۔ گرمی خاصی ہونے لگی ہے۔ دن کو دھوپ میں تیزی محسوس ہوتی ہے اور شب کو کمرہ کے اندر صرف ہلکی رضائی کا اوڑھنا کافی ہوتا ہے۔ صبح کو سویرے طلوع آفتاب سے قبل ہلکی شیروانی کی ضرورت پڑتی ہے۔ بعض دن دس بجے کے بعد تیز ہوا چلنے سے گرد و غبار بہت اڑتا ہے۔ مجموعی حیثیت سے موسم خوشگوار ہے۔

آب و ہوا:۔ بچوں کے چیچک نکلنے کی اطلاعیں مل رہی ہیں اور ابھی نزلہ اور بخار کی بھی شکایات سنی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ بچوں، جوانوں، بوڑھوں کو محفوظ و مامون رکھے۔

ولادت:۔ ۹ مارچ ۳۸ء کی درمیانی شب میں قریب ۱۰ بجے مولوی رضا الدین احمد عباسی کے یہاں لڑکی تولد ہوئی۔ خداوند کریم مبارک فرمائے اور عمر طبعی کو پہونچے۔ صاحب اقبال ہو۔ ہم مولوی ضیاء الدین حیدر صاحب عباسی کو پوتی اور مولوی نظم الدین حیدر صاحب علوی کو نواسی کی دلی مبارکباد دیتے ہیں۔

معاودت وطن:۔ تعطیلات محرم میں منشی حبیب احمد صاحب علوی، ایم۔ایس۔سی اور حاجی شفیق احمد صاحب علوی وطن آئے تھے۔ سنا ہے کہ مولوی فضل الدین صاحب علوی (برگد تلہ) مع اپنے بھانجے فصیح الدین سلمہ خلف مولوی مظفر الدین حیدر صاحب کے کئی سال کے بعد وطن آئے ہیں۔

تبادلہ:۔ منشی ابو بخیر، انچارج تھانہ، کاکوری، جو سال گذشتہ یہاں تبدیل ہو کر آئے تھے سنا ہے بعض شکایات کی بنا پر فتح آباد [illegible] پر تبدیل ہو گئے۔ انکی جگہ پر لکھنؤ سے منشی محسن علیخان تبدیل ہو کر آگئے ہیں۔ ہمکو امید ہے کہ نئے تھانہ دار صاحب اُن دیرینہ شکایات کو جو قصبہ والوں کو عام طور پر رہی ہیں اور جنکی طرف ہم منشی ابو بخیر صاحب کو کئی بار توجہ دلا چکے ہیں کافی تدارک کرینگے اور اپنے پیش رو سے زیادہ قصبہ کی اصلاح کی جانب متوجہ ہونگے۔

محرم:۔ ایام محرم بخیریت گذرے۔ حسب معمول مقررہ تاریخوں میں تعزیہ و تخت اٹھائے گئے۔ سنا ہے کہ تعزیوں اور مینوں تختوں میں اب کی سال گذشتہ کے مقابلہ میں آراستگی زیادہ تھی گو اجتماع نسبتاً کم رہا۔ عاشورہ کے دن پہلے بخشی الممالک مظفر اللہ و برکت خان کا چپر تخت اٹھا جس کے ساتھ قاضی گردی، احاطہ غلام جیلانی، میرانی محلہ وغیرہ کے علاوہ موضع [illegible] کے تعزیے بھی تھے۔ حسب دستور قدیم اکثر شرفاء کاکوری چپر تخت کے ہمراہ حسن علی خاں مرحوم کے احاطہ تک گئے تھے۔ اولاً قدرت اللہ اور انکے لڑکوں وغیرہ نے مرثیہ و سلام پڑھے پھر اصغر اور انکے ساتھیوں نے مرثیہ خوانی کی۔ دوپہر کے بعد چودھری محلہ کے تعزیے اور تخت براہ میدان قلعہ گذرے جنمیں کافی اجتماع تھا۔ اکھاڑہ اور طبل کی چوکی ہمراہ تھی۔ کٹرہ و پٹھان گردی کے تعزیے براہ پڑوہ تالاب میدان قلعہ آئے۔ انکے ساتھ بھی اکھاڑے اور باجے کی چوکیاں تھیں دونوں جگہ کے تعزیوں کے ہمراہ علیحدہ علیحدہ مرثیہ خوانوں کی ٹولیاں تھیں اور دونوں نے اچھے اچھے مرثیے پڑھے اور گلے بازی سے کام لیا۔ ڈپٹی امیر حسن مرحوم کے مکان کے پاس کافی اجتماع ہو گیا تھا اور وہاں دیر تک دونوں جگہ کے تعزیے ٹھہرے۔ اکھاڑے والوں نے خوب اپنے ہنروں کی نمائش کی اور طبل و تاشے والوں نے بھی اپنے ہاتھوں کے جوہر دکھلائے۔

ڈپٹی امیر حسن مرحوم کے مکان کے سامنے والے املی کے درخت کے نیچے مسلم لیگ کاکوری کی طرف سے آنے جانے والوں کی آرام کے لئے فرش کا انتظام کیا گیا تھا اور ہلالی جھنڈا بھی نصب تھا اس سے مسلم لیگ کی نشر و اشاعت مقصود تھی۔ سوامی کمبھ گانند سنیاسی آل انڈیا اچھوت و بچھوت سیوک مسافر بھی ضیاء الدین کرمانی صاحب کے ساتھ کاکوری آئے تھے اور مقامی ممبران لیگ کے علاوہ حافظ منظور حسن علوی بھی لکھنؤ سے آئے تھے۔ چودھری محلہ تک مجمع ۲ بجے تک رہا۔

جلسۂ عام:۔ ۲۰ مارچ ۳۸ء ایک بجے دن کے وقت مولوی ذکی اللہ خاں مرحوم کی کوٹھی میں مسلم لیگ کاکوری نے ایک جلسہ عام منعقد کرنے کا انتظام کیا ہے جسمیں باہر کے علماء و لیڈران کو بھی مدعو کیا گیا ہے امید ہے کہ اجتماع کافی ہوگا۔ مواضعات اور قرب و جوار سے بکثرت لوگوں کے آنے کی توقع ہے۔ کمیٹی نے مستورات کیلئے پردہ کا بھی انتظام کیا ہے۔

صحت و سکون:۔ معلوم ہوا ہے کہ منشی عبدالرحمن علوی صاحب (امام جعفر نقشبندی)

کے سب بچوں کے بیک وقت چیچک نکل آئی تھی۔ خدا نے بڑا فضل کیا چیچک مُرجھا گئی ہے اور سب بچے اچھے ہیں۔

(۲) حاجی مولوی امیر احمد علوی صاحب بی اے پنشنر ڈپٹی کلکٹر کو شدید نزلہ ہو گیا تھا اور بخار بھی آیا۔ دو تین دن تکلیف رہی اب بفضلہ تعالیٰ اچھے ہیں۔

(۳) اہلیہ مولوی احسن مجتبیٰ علوی (شیخ سعدی محلہ) ابھی لکھنؤ میں ہیں شکایات کا پوری طور پر ازالہ نہیں ہوا ہے بمقابلہ پہلے کے آجکل کچھ سکون ہونا شروع ہو گیا ہے۔ خداوند کریم جلد صحیح و تندرست فرمائے۔

علالتیں:- (۱) جناب شاہ تقی حیدر قلندر خیر آباد آنکھ قدح کرانے تشریف لیگئے تھے۔ ۹ر مارچ کو بخیریت واپس آ گئے۔ ایک اپریشن ہلکے قسم کا ابھی ہوا ہے دوسرے بڑے اپریشن کیلئے ۲۰ر مارچ ۴۲ء کو پھر ڈاکٹر نے خیر آباد بلایا ہے وہی اصلی اپریشن ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آنکھ قدح ہونے کے بعد ہر صورت کو بخیریت و کامیاب واپس لائے۔

(۲) والدہ مولوی خلیل احمد عباسی (قاضی گڑھی) کو اسہال بہت زیادہ ہوا تھا اور طبیعت چاق ہو گئی تھی کہ کئی دن سے پھر قلبی دورے ہونے لگے پہلی کمزوری ابھی پورے طور پر رفع نہیں ہوئی تھی کہ ان دوروں نے اور ضعیفہ کو ناتواں کر دیا ہے۔ خداوند کریم رحم فرمائے اور مریضہ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ بغرض علاج لکھنؤ گئی ہیں۔

(۳) مولوی احمد حسن علوی بی اے (شیخ سعدی محلہ) کے ریڈیم کے طریقہ علاج کے دوسرے کورس کے بعد ضعف ہو گیا تھا اب معلوم ہوا ہے کہ انفلوئنزا میں مبتلا ہو گئے ہیں جسکی وجہ سے کمزوری اور بڑھ گئی ہے اللہ تعالیٰ جلد صحیح و تندرست فرمائے۔ معلوم ہوا کہ اب بخار میں بہت کمی ہے۔

(۴) کراچی کی ایک تحریر سے معلوم ہوا کہ اہلیہ منشی مظفر علی علوی ایم اے ایڈوکیٹ کے دونوں بغل میں پھوڑے نکل آئے تھے اپریشن کے بعد سے کچھ تکلیف میں کمی ہے ابھی انجکشن ہو رہے ہیں۔ ڈاکٹر نے آب و ہوا کا تغیر تجویز کیا ہے اللہ تعالیٰ عزیزہ مذکورہ کی تکالیف جلد رفع فرمائے اور زخم جلد مندمل ہو۔

(۵) معلوم ہوا کہ منشی بشیر احمد علوی صاحب بی اے کی بڑی بچی لکھنؤ سے آتے ہی بخار میں مبتلا ہو گئیں اور چیچک نکل آئی ہے اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور لڑکی تندرست ہو کر غسل صحت کرے۔

متفرقات

(۱) سالانہ فاتحہ حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ کا ۱۰ر محرم الحرام سنہ ۶۱ھ مطابق ۲۶ر مارچ سنہ ۴۲ء یوم پنجشنبہ کو بعد نماز مغرب تکیہ شریف پر ہوگا اور بعد نماز عشا محفل سماع ہوگی، دوسرے دن ۸ بجے صبح سے بھی قوالی کی مجلس منعقد ہوگی زائرین و شائقین شریک ہو کر داخل حسنات ہوں۔

(۲) نہایت مسرت کے ساتھ یہ خبر سنی گئی کہ سید آصف حسین ایم اے ایل ایل بی خلف سید افتخار حسین مرحوم ریلوے میں انسپکٹری لیبر کی جگہ پر مقرر ہو کر بسلسلہ دورہ جھانسی وغیرہ گئے ہیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مستقر دہلی ہوگا ہم انکے تقرر پر آصف حسین صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اپنے جناب والد مرحوم کی طرح اعزاز و مدارج حاصل کریں۔

(۳) یہ سنکر بڑی خوشی ہوئی کہ چودھری وکیل احمد خلف چودھری محمد اسمٰعیل صاحب (چودھری محلہ) جو گذشتہ دسمبر میں مراد آباد ٹریننگ اسکول سے کامیاب ہو کر آئے تھے انکا تقرر سب انسپکٹری پولیس کے عہدہ پر ضلع کانپور میں ہو گیا ہے خداوند کریم مبارک فرمائے اور فرائض منصبی کو نیکنامی سے انجام دیں کہ جلد ترقی کا باعث ہو۔

(۴) بقا صاحب سکریٹری بزم ادب اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۹ر اپریل ۴۲ء بروز یکشنبہ ۸ بجے شب کو بزم مشاعرہ منعقد ہوگی شعرا و سامعین سے شرکت مشاعرہ کی درخواست کیجاتی ہے اور پابندی وقت کی گذارش ہے طرح کے مصرعے حسب ذیل ہیں۔

ہاتھ میں پیمانہ آیا تھا بس اتنا ہوش ہے۔ — ہوش۔ جوش وغیرہ ردیف

اٹھے ابر کرم باغ کو میخانہ بنا دے۔ — پیمانہ۔ میخانہ وغیرہ ردیف

(۵) الحاج انعام علی صاحب عباسی کی ایک تحریر مورخہ ۴ر ذالحجہ ۶۰ھ مطابق ۲۰ر فروری ۴۲ء مکہ مکرمہ سے لکھی ہوئی ملی ہے جسمیں انہوں نے اپنے اور اپنے ہمراہیان کے مع الخیر پہونچنے کی اطلاع دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ۹ر ذالحجہ بروز چہار شنبہ حج ہونیکے بعد ۱۱ر ذوالحجہ کو مناسک حج سے فراغت کرکے مکہ شریف واپس آ گئے ہونگے اور دس دن وہاں قیام کرکے مدینہ طیبہ روانگی ہوگی اللہ تعالیٰ انعام علی صاحب اور انکے ہمراہیان کو بخیریت بعد حج و زیارت واپس لائے۔ غالباً وہ لوگ مدینہ شریف سے روانہ ہو کر عازم وطن ہو رہے ہونگے۔ ۱۰ر مارچ ۴۲ء کو آگرہ سے اطلاع ملی ہے کہ انعام علی صاحب مع ہمراہیان ۱۲ر مارچ کو کراچی اسلامی جہاز سے پہونچیں گے اور زیادہ سے زیادہ ۱۹ر مارچ کو وہ اور انکے ہمراہیان اپنے اپنے مقامات پر پہونچ جائیں گے۔ اگر براہ راست کراچی سے روانگی ہوئی اور

یونائیٹڈ انڈیا پریس لکھنؤ میں باہتمام سید توسل حسین چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار مولوی محلہ (لال باغ) کاکوری سے سید محمد مشیر الدین نے شائع کیا۔